سلسلۂ مطبوعات مجلس
۲۳۰

اسمائے حسنیٰ

اللہ تعالےٰ کے وہ اچھے اچھے اور پیارے نام جو قرآن شریف

اور

محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیثوں سے

ثابت ہیں

اُن کے اعتقادی، مذہبی، نفسیاتی، اخلاقی اور عملی نتائج و اثرات

مولانا سید ابوالحسن علی ندوی

مجلس تحقیقات و نشریات اسلام لکھنؤ

www.abulhasanalinadwi.org

(جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ)

طبع اوّل

۱۴۱۰ھ — ۱۹۹۰ء

کتابت ———— ظہیر احمد کاکوروی

طباعت ———— لکھنؤ پبلشنگ ہاؤس (آفسٹ)

صفحات ———— ۲۴

قیمت ————

قیمت ہندی ایڈیشن: اور انگریزی ایڈیشن:

باہتمام

محمد غیاث الدین ندوی

طابع و ناشر

مجلس تحقیقات و نشریات اسلام پوسٹ بکس ۱۱۹ لکھنؤ

(ندوۃ العلماء)

www.abulhasanalinadwi.org

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

اس مختصر رسالہ میں اللہ کے وہ اچھے اچھے نام (اسمائے حسنیٰ) مع ترجمہ کے جمع کر دیئے گئے ہیں، جن میں سے بہت سے قرآن شریف میں آئے ہیں، اور بہت سے اللہ کے پیغمبر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تعلیم کئے ہیں، اللہ تعالےٰ نے خود قرآن مجید میں فرمایا ہے :-

وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى — اور اللہ کے اچھے اچھے نام ہیں، وہی
فَادْعُوْهُ بِهَا (سورۃ الاعراف ۱۸۰) — نام لے کر اس کو پکارو۔

یہ نام گنتی میں ننانوے ۹۹ کی تعداد کو پہونچتے ہیں، قرآن مجید کے اٹھائیسویں ۲۸ پارہ میں ایک جگہ ان میں سے چودہ ۱۴ نام اس طرح لئے گئے ہیں کہ پڑھنے والے کو وجد سا آنے لگتا ہے، اور وہ پڑھتے ہوئے جھوم اٹھتا ہے، یہاں وہ آیات نقل کی جاتی ہیں :-

هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا — وہ اللہ ایسا (پاک ذات) ہے کہ
هُوَ ج عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ج — اس کے سوا کوئی معبود نہیں،
هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ○ — پوشیدہ اور ظاہر (سب) کا

www.abulhasanalinadwi.org

هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا
هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ
السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ
الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ۭ
سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝
هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ
الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَاۗءُ
الْحُسْنٰى ۭ يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِي
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ
الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝

(سورۃ الحشر ۲۲۔۲۳۔۲۴)

جاننے والا، وہی بڑا مہربان
(اور) رحم والا ہے، وہ اللہ ایسا
(پاک) ذات ہے کہ اس کے سوا
کوئی معبود نہیں (تمام جہاں کا)
بادشاہ ہے، پاک ذات ہے،
(تمام) عیبوں سے بری ہے،
امن دینے والا ہے، نگہبان ہے،
زبردست ہے، بڑا دباؤ والا ہے
بڑی عظمت رکھتا ہے، یہ لوگ
جیسے جیسے شرک کرتے ہیں اللہ (کی
ذات) اس سے پاک ہے، وہی اللہ
(ہر چیز کا) خالق (ہر چیز کا)
مُوجد (مخلوقات کی طرح طرح کی)
صورتیں بنانے والا ہے (اس کی اچھی
اچھی صفتیں ہیں، اور اسی سبب سے)
اس کے اچھے ہی اچھے نام ہیں جو
(مخلوقات) آسمان و زمین میں ہے
(سب ہی تو) اس کی تسبیح (و تقدیس)
کرتے ہیں، وہ زبردست (اور) حکمت
والا ہے۔

یہ نام برائے نام نہیں، اللہ تعالیٰ کی (جو اس کائنات زمین و آسمان اور انسان کا پیدا کرنے والا اور اس کارخانۂ قدرت کا تنہا چلانے والا ہے) صفات ہیں، ان سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ان خوبیوں، قدرتوں، کمالات اور اوصاف کا مالک ہے، اس کو اپنی مخلوق سے کیسا تعلق ہے، وہ ان پر کتنا مہربان ہے، .... وہ کتنا قابلِ محبت، مستحقِ اطاعت و عبادت اور تعظیم و احترام ہے، کیا چیز ہے جو اس کے پاس نہیں، اور اس کے احاطۂ قدرت میں داخل نہیں؟ کائنات میں اس سے زیادہ محبت کرنے والا، اچھائی کی قدر کرنے والا، رحم کرنے والا، انصاف کرنے والا، چھوٹی بڑی چیز کا جاننے والا، اور بڑی سی بڑی چیز اور مشکل سے مشکل کام کو نیست سے ہست میں لانے والا، اور ناممکن کو ممکن بنا دینے والا، اس کے علاوہ کون ہے؟ پھر کیوں نہ اس سے محبت کی جائے، اس کی بڑائی کے گیت گائے جائیں، اٹھتے بیٹھتے اس کا نام لیا جائے، ہر مشکل ہر مصیبت میں اس کو پکارا جائے، اس کی دہائی دی جائے، اس کے سہارے جیا جائے، زندگی بھر اس کا دم بھرا جائے، اور اس کے منشا پر چلا جائے، اپنی جان اپنے ماں باپ اور اولاد، اور پیاری سے پیاری چیز سے زیادہ اس سے محبت کی جائے، پھر اس سب کے ہوتے ہوئے اس کے سوا کسی کی بندگی کرنے، کسی سے دعا و التجا کرنے اور کسی کو کارساز و مشکل کشا سمجھنے کا کیا جواز ہے۔

رب اور بندہ کے تعلق کو سمجھنے کے لئے بھی خدا کی صفات (ATTRIBUTES) سے واقفیت ضروری ہے، اس لئے کہ تعلقات ہمیشہ

www.abulhasanalinadwi.org

صفات کے تابع ہوتے ہیں، صفات ہی سے ان کی نمود ہے، اگر ہم کو کسی دو ہستیوں یا دو شخصیتوں کے صفات کا علم نہیں ہے، اور ہم حسن سلوک اور احسان مندی کے اس رشتہ سے واقف نہیں جو ان دونوں کے درمیان قائم ہے تو ہم ان تعلقات کی صحیح نوعیت کبھی نہیں سمجھ سکتے، وہ تمام تعلقات جن کو ہم زندگی میں برتتے ہیں، جن سے قانون کی تشکیل ہوتی ہے اور جو کسی تہذیب و معاشرہ کو وجود میں لاتے ہیں، وہ سب درحقیقت ان ہی صفات کے تابع ہیں جن کی کارفرمائی انسانی معاشرہ پر ہم کو نظر آرہی ہے۔

یہی وجہ ہے کہ تمام آسمانی صحیفے اور تمام مذہبوں اور شریعتوں نے سب سے پہلے اور سب سے زیادہ زور خدا کی صفات پر دیا ہے، اس کے بعد عبادات، طاعات اور فرائض و معاملات کی تفصیل بیان کی ہے۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کے صفاتِ کریمہ، اسمائے حسنیٰ، اس کے افعال و تصرّفات، اس کی قوت و قدرت، اس کی صنعت و خلّاقی، اس کے لطف و رحمت، اس کی محبت و رافت، اس کے جُود و کرم، اس کے عفو و درگذر، اس کے عطاء و منع، اس کے نفع و ضرر، اس کے علم و معرفت اس کے قُرب و معیّت، اس کے احاطۂ قدرت اور اس کے قبول و نوازش کو اس طرح بیان کیا ہے کہ جمال و جلال، کمال و نوال، اور حسن و احسان کی آخری مثال بندہ کے سامنے آجاتی ہے۔

وَلِلّٰهِ الْمَثَلُ الْاَعْلٰى   اللہ کی شان (سب سے) اعلیٰ ہے۔

www.abulhasanalinadwi.org

وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝ اور وہ زبردست حکمت والا ہے۔
(سورۃ النحل ـ ٦٠)

لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ ۚ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ ۝ کوئی چیز اس کے مثل نہیں اور وہی ہر بات کا سننے والا ہے (ہر چیز کا) دیکھنے والا ہے۔
(سورۃ الشوریٰ ـ ١١)

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کے صفات و افعال اور اس کے انعامات کا اتنی کثرت سے ذکر اور اعادہ و تکرار اور اس قدر شرح و بسط کے ساتھ بیان کا اصل راز یہی ہے، اس لئے کہ صفات ہی محبت و شوق کا سرچشمہ ہیں، یہی اثبات ہے (ASSERTION) (یعنی اللہ تعالیٰ کی صفاتِ کریمہ کا بیان اور اس کے دلائل و شواہد کا ذکر) جس سے انسان کے ذوق و شوق کو غذا ملتی ہے، اور محبت جوش مارنے لگتی ہے، اگر اللہ تعالیٰ کی یہ صفات عالیہ اور اسمائے حُسنیٰ ہمارے سامنے نہ ہوں، جن سے قرآن و حدیث بھرے پڑے ہیں اور جن پر عُشّاق و محبّین ہمیشہ سر دُھنتے رہے، عارفین ان کے ترانے گاتے رہے، ذاکرین ان کی تسبیح میں مشغول رہے، اور ان کا کلمہ پڑھتے رہے، اور اہلِ معرفت و حقیقت زندگی بھر اس سمندر کے تہہ نشین موتی چنتے رہے، تو ان کا دین ایک چوبی اور آہنی نظام کی طرح ہو جاتا جس کی دلوں میں کوئی جگہ نہ ہوتی، یہ نہ اُن میں کوئی جذبہ اور گرم جوشی پیدا کر سکتا، نہ ان کے دلوں کو گرم اور نہ آنکھوں کو نم کرنے کی صلاحیت رکھتا، نہ اس سے دعا میں انابت و رِقّت کی کیفیت ہوتی، نہ دل میں سرفروشی کا جوش، نہ سر میں اس کا سودا، اس کے بغیر خدا اور بندہ کا تعلق

www.abulhasanalinadwi.org

ایک مردہ اور محدود تعلق ہے، اس میں نہ کوئی زندگی ہے، نہ روح، نہ لچک نہ وسعت، زندگی ایک ایسی خشک، سخت اور بے جان چیز ہے، جو لذتِ آرزو، متاعِ شوق، جنون وشوریدگی کی دولت سے بالکل تہی دامن اور محروم ہے۔

اگر انسانیت سے یہ دولت چھین لی جائے، تو زندگی اور موت، اور انسان وجمادات میں آخر کیا فرق باقی رہ جائے گا؟

تاریخ مذہب وفلسفہ میں بیان کیا گیا ہے کہ یونانی خدا کو مانتے تھے، مگر اس سے ان کو کوئی قلبی لگاؤ، گہرا تعلق اور وابستگی نہ تھی، یونانیوں کا فلسفۂ الہیات (GREEK MYTHOLOGY) اور اس کے عقائد کی ساخت کچھ ایسی واقع ہوئی تھی کہ خشوع وخضوع، انابت اور رجوع الی اللہ کی کیفیت ان میں پیدا ہی نہیں ہو سکتی تھی، ذات باری کے تمام صفات، ہر قسم کے اختیار، فعل وتصرف اور خلق وامر کی نفی کرنے اور اس کو بالکل بے صفت اور معطل قرار دینے کا طبعی اور منطقی نتیجہ یہی ہو سکتا ہے کہ زندگی میں خدا کی کوئی ضرورت اور اس سے کوئی تعلق اور دلچسپی باقی نہ رہ جائے، نہ اس سے کوئی امید ہو، اور نہ اس کا کوئی خوف اور نہ دل میں اس کی کوئی ہیبت ہو نہ محبت اور نہ ضرورت ومصیبت کے وقت اس سے دعا والتجا ہو[1]، اس لئے کہ وہ اس فلسفہ کے مطابق ایک بالکل معزول ومعطل ہستی ہے جس کو عالم میں تصرف کرنے کا نہ کوئی اختیار

---

[1] تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو، W. E. H. LECKY کی کتاب HISTORY OF EUROPEAN MORALS—LONDON، 1869، Vol. I. p.p. 344-45

www.abulhasanalinadwi.org

ہے نہ طاقت، اس لئے اس عقیدہ کے ماننے والوں کی زندگی عملاً ایسی گذرتی ہے اور گذرنی چاہیئے کہ گویا خدا نہیں ہے، اس کی وجہ ظاہر ہے کہ اُن کا سارا زور اس پر تھا کہ خدا یہ نہیں ہے، خدا یہ نہیں ہے، مگر خدا کیا ہے؟ اس کے کیا صفات و کمالات ہیں؟ اس کا ان کے یہاں بہت کم ذکر آتا ہے، اُن کا سارا زور نفی (NEGATION) (نہیں) پر تھا، اثبات (ASSERTION) (ہے) پر نہیں، ماہرینِ نفسیات اور فلسفہ و اخلاق، اور مذہب و روحانیت کے واقفین جانتے ہیں کہ ایک ہزار "نہیں" ایک "ہاں" کے برابر نہیں، عظمت و احترام، جذب و شوق، امید و رجا اور طلب و سوال کے لئے یہ معلوم ہونے کی ضرورت ہے کہ خدا ایسا ہے، ایسا ہے، اس کی صفات و قدرت، محبت و رحمت کے علم کی ضرورت ہے۔

پس جب ہم یہ سنتے ہیں کہ یونانیوں میں خشوع و خضوع کی کمی تھی، اور ان کی عبادات اور مذہبی اعمال ایک قالب بے روح سے زیادہ نہ تھے، اور یہ کہ وہ خدا کی بزرگوں سے زیادہ تعظیم نہیں کرتے تھے، تو ہم کو ذرا بھی تعجب نہیں ہونا چاہیئے، اس لئے کہ تاریخ میں آدمی سیکڑوں صنّاعوں اور موجدوں کا تذکرہ پڑھتا ہے لیکن کبھی ان کی طرف سے اس کے دل میں خشوع و خضوع اور ان سے بندگی کا ربط نہیں پیدا ہوتا، بندگی کا تعلق تو اس وقت پیدا ہوتا جب خدا کو اس کائنات میں ابدی طور پر اور اب بھی متصرّف اور کارفرما اور اپنے کو اس کا محتاج سمجھتے[1]۔

---

[1] مثال کے طور پر تاج محل بڑی خوبصورت عمارت ہے اور عجائبات عالم میں

(باقی ص۱۰ پر)

www.abulhasanalinadwi.org

یونان اور بعض دوسرے ایشیائی ملکوں میں اسی پر بس نہیں کیا گیا کہ خدا اس کی صفات (تعریفوں اور خصوصیتوں) سے الگ کر کے ایک مجرّد (تنہا اور خیالی) (ABSTRACT) ہستی کی طرح مانا گیا، بلکہ اُس کی ہر صفت کے لئے (جو زندگی کی ایک ضرورت ہے اور انسان اس کا محتاج ہے) ایک الگ خیالی وجود اور پیکر (IMAGINARY BUT PERFECT BEING) تجویز کر لیا گیا، مثلاً رحم و شفقت کا فلاں دیوتا ہے، محبت کا فلاں، پانی برسانے والا اور کھیتی سرسبز کرنے والا فلاں، دشمن پر فتح دینے والا اور کامیاب کرنے والا فلاں، اولاد عطا کرنے والا اور قسمت بنانے اور بگاڑنے والا فلاں، یہاں تک کہ بعض بعض بیماریوں (چیچک وغیرہ) کو دور کرنے والا فلاں دیوتا یا دیوی ہے، اس کے نتیجہ میں خالقِ کائنات اور ربُّ العالمین (سب جہانوں کا پالنے والا اور اُن کو اُن کی ضروریات مہیّا کرنے والا) خدا ایک خیالی ہستی اور ایک معطّل وجود بن کر رہ گیا۔

اسلام نے اس کے برخلاف ساری تعریفوں اور خوبیوں کا مستحق، ہر طرح کی قدرت کا مالک، نفع و ضرر، موت و حیات، رزق، صحت و مرض، فقر و غنا، اور فتح و شکست کا دینے والا اسی کو قرار دیا، اور مختصر ترین لیکن جامع ترین الفاظ میں قرآن میں کہدیا گیا۔

(باقی صـ۹ کا) شمار کئے جانے کے قابل ہے، مگر اب اس کے بنانے والے (شاہجہاں) یا اس کے معماروں اور ماہرینِ فن کا اس سے کوئی تعلق نہیں، وہ اس دنیا سے جا چکے، اس لئے ان سے ڈرنے یا ان سے مدد اور کام لینے اور ان کے لحاظ کی ضرورت نہیں۔

www.abulhasanalinadwi.org

اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ۔ (سورۃ الاعراف۔۵۴)

یاد رکھو اسی کا کام ہے پیدا کرنا اسی کا کام ہے اس کارخانۂ عالم کا چلانا اور اس کا انتظام کرنا۔

اب ہم یہاں اس کے اچھے اور پیارے ناموں (اسمائے حُسنیٰ) کو جو قرآن شریف اور پیغمبر انسانیت (محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ذریعہ معلوم ہوئے ہیں، اور ان ناموں کے ساتھ اس کو یاد کرنے کی بڑی فضیلت اور درجہ بیان کیا گیا ہے، مع ترجمہ کے پیش کرتے ہیں، کہ وہ صرف کسی ایک زبان یا قوم کی دولت نہیں، ان سب کی دولت ہے' جو اس خدا کے بنائے ہوئے اور اس کے لاکھوں احسانات کے بوجھ کے نیچے دبے ہوئے ہیں اور اس سے محبت رکھتے ہیں، اور اس کی عظمت کا گیت گانا چاہتے ہیں۔

ابوالحسن علی ندوی

دائرہ حضرت شاہ علم اللہ رائے بریلی

۱۶ر شوال المکرم ۱۴۱۰ھ

۱۲ر مئی ۱۹۹۰ء

www.abulhasanalinadwi.org

اَسْمَاءِ حُسْنٰی

اللہ تعالیٰ کے ننانوے ۹۹ صفاتی ناموں کی فہرست مع اُردو ترجمہ کے ہم یہاں حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کی کتاب "اَوْرادِ رحمانی اَذکارِ سبحانی" سے نقل کرتے ہیں :-

۱ هُوَاللّٰهُ	۲ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَالرَّحْمٰنُ	۳ الرَّحِیْمُ
وہ اللہ	ایسا ہے کوئی معبود حق نہیں سوا اس کے بڑا مہربان	نہایت رحم والا
۴ اَلْمَلِكُ	۵ اَلْقُدُّوْسُ	۶ اَلسَّلَامُ
بادشاہ	سب عیبوں سے پاک	ہر آفت سے سالم
۷ اَلْمُؤْمِنُ	۸ اَلْمُهَیْمِنُ	۹ اَلْعَزِیْزُ
امن دینے والا	حفاظت کرنے والا	غلبہ والا
۱۰ اَلْجَبَّارُ	۱۱ اَلْمُتَكَبِّرُ	۱۲ اَلْخَالِقُ
درستی کرنے والا یا حکم کرنیوالا	بڑائی والا	پیدا کرنے والا

www.abulhasanalinadwi.org

اَلْغَفَّارُ ۱۵	اَلْمُصَوِّرُ ۱۴	اَلْبَارِئُ ۱۳
بڑا گناہ بخشنے والا	صورت بنانے والا	ٹھیک بنانے والا
اَلرَّزَّاقُ ۱۸	اَلْوَهَّابُ ۱۷	اَلْقَهَّارُ ۱۶
رزق دینے والا	بلا عوض دینے والا	غالب مخلوقات پر
اَلْقَابِضُ ۲۱	اَلْعَلِيْمُ ۲۰	اَلْفَتَّاحُ ۱۹
سمیٹنے والا	بہت علم والا	کھولنے والا یعنی دروازے رحمت اور علم کے
اَلرَّافِعُ ۲۴	اَلْخَافِضُ ۲۳	اَلْبَاسِطُ ۲۲
بلند کرنے والا	پست کرنے والا	پھیلانے والا
اَلسَّمِيْعُ ۲۷	اَلْمُذِلُّ ۲۶	اَلْمُعِزُّ ۲۵
بہت سننے والا	ذلت دینے والا	عزت دینے والا
اَلْعَدْلُ ۳۰	اَلْحَكَمُ ۲۹	اَلْبَصِيْرُ ۲۸
بہت انصاف کرنے والا	فیصلہ کرنے والا	بہت دیکھنے والا

www.abulhasanalinadwi.org

اَللَّطِیْفُ ۳۱	اَلْخَبِیْرُ ۳۲	اَلْحَلِیْمُ ۳۳
پوشیدہ چیز کا جاننے والا یا مہربان	خبر رکھنے والا	بُرد بار
اَلْعَظِیْمُ ۳۴	اَلْغَفُوْرُ ۳۵	اَلشَّکُوْرُ ۳۶
بہت بڑی شان والا	بہت گناہ بخشنے والا	قدر دان
اَلْعَلِیُّ ۳۷	اَلْکَبِیْرُ ۳۸	اَلْحَفِیْظُ ۳۹
سب سے برتر	سب سے بڑا	بہت حفاظت کرنے والا
اَلْمُقِیْتُ ۴۰	اَلْحَسِیْبُ ۴۱	اَلْجَلِیْلُ ۴۲
قوت والا یا روزی پہونچانے والا	کافی یا حساب لینے والا	بزرگی والا
اَلْکَرِیْمُ ۴۳	اَلرَّقِیْبُ ۴۴	اَلْمُجِیْبُ ۴۵
کرم والا	نگہبان	دُعا قبول کرنے والا
اَلْوَاسِعُ ۴۶	اَلْحَکِیْمُ ۴۷	اَلْوَدُوْدُ ۴۸
گنجائش والا	حکمت والا	محبت والا

www.abulhasanalinadwi.org

اَلْمَجِیْدُ ۴۹	اَلْبَاعِثُ ۵۰	اَلشَّهِیْدُ ۵۱
بزرگی والا	پیغمبر بھیجنے و مردے کو زندہ کرنیوالا	حاضر
اَلْحَقُّ ۵۲	اَلْوَکِیْلُ ۵۳	اَلْقَوِیُّ ۵۴
سچا	کارساز	زورآور
اَلْمَتِیْنُ ۵۵	اَلْوَلِیُّ ۵۶	اَلْحَمِیْدُ ۵۷
مضبوط	مدد کرنے والا یا نصرت والا	تعریف والا
اَلْمُحْصِیْ ۵۸	اَلْمُبْدِئُ ۵۹	اَلْمُعِیْدُ ۶۰
احاطہ کرنے والا	ابتداءً پیدا کرنے والا	دوبارہ پیدا کرنے والا
اَلْمُحْیِیْ ۶۱	اَلْمُمِیْتُ ۶۲	اَلْحَیُّ ۶۳
زندہ کرنے والا	موت دینے والا	زندہ
اَلْقَیُّوْمُ ۶۴	اَلْوَاجِدُ ۶۵	اَلْمَاجِدُ ۶۶
قائم رہنے والا یا قائم رکھنے والا	توانگری والا	بزرگی والا

اَلْوَاحِدُ ۶۷	اَلْاَحَدُ ۶۸	اَلصَّمَدُ ۶۹
یکتا صفات والا	یگانہ ذات والا	سب کا مقصود
اَلْقَادِرُ ۷۰	اَلْمُقْتَدِرُ ۷۱	اَلْمُقَدِّمُ ۷۲
قدرت والا	قدرت کا ظاہر کرنے والا	بڑھانے والا
اَلْمُؤَخِّرُ ۷۳	اَلْاَوَّلُ ۷۴	اَلْاٰخِرُ ۷۵
ہٹانے والا	سب سے پہلا	سب سے پچھلا
اَلظَّاهِرُ ۷۶	اَلْبَاطِنُ ۷۷	اَلْوَالِی ۷۸
کھلا ہوا اپنی صفات سے	چھپا ہوا اپنی ذات سے	مالک
اَلْمُتَعَالِی ۷۹	اَلْبَرُّ ۸۰	اَلتَّوَّابُ ۸۱
بہت برتر	محسن	رحمت سے متوجہ ہونے والا
اَلْمُنْتَقِمُ ۸۲	اَلْعَفُوُّ ۸۳	اَلرَّؤُفُ ۸۴
بدلہ لینے والا	بہت معاف کرنے والا	بہت مہربان

www.abulhasanalinadwi.org

٨٥ مَالِكُ الْمُلْكِ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَام	٨٦ اَلْمُقْسِطُ
جلال والا اور اکرام والا	انصاف کرنے والا

٨٧ اَلْجَامِعُ	٨٨ اَلْغَنِيُّ	٨٩ اَلْمُغْنِي
اکٹھا کرنے والا	خود غنی	دوسروں کو غنی کرنے والا
٩٠ اَلْمَانِعُ	٩١ اَلضَّارُّ	٩٢ اَلنَّافِعُ
نہ دینے والا کسی مصلحت سے	ضرر پیدا کرنے والا	نفع دینے والا
٩٣ اَلنُّوْرُ	٩٤ اَلْهَادِي	٩٥ اَلْبَدِيْعُ
ظہور والا	ہدایت کرنے والا	ایجاد کرنے والا یا بے مثل
٩٦ اَلْبَاقِي	٩٧ اَلْوَارِثُ	٩٨ اَلرَّشِيْدُ
سب سے پیچھے رہنے والا	سب کا وارث	مصلحت بتلانے والا

٩٩ اَلصَّبُوْرُ	۹۹ اسماء الٰہیہ کے پانچ اسم تنزیہی ہیں جو سبحان اللہ سے متعلق ہوئے، اڑسٹھ ۶۸ جمالی صرف وہ الحمد للہ سے متعلق ہوئے اور اکیس ۲۱ جلالی صرف وہ اللہ اکبر کے متعلق ٹھہرے۔
تحمّل والا	

www.abulhasanalinadwi.org

اسماءِ حُسنیٰ اور اخلاقی تعلیم

مولانا محمد قطب الدین صاحب اپنی کتاب "زاد الحفنیٰ فی شرح اسماء حُسنیٰ" میں لکھتے ہیں:۔

"چونکہ ہر اسم سے جُداگانہ تخلّق ہے، اس لئے ہم ان اخلاق کو گنے دیتے ہیں اور ان پر ہندسہ لگائے دیتے ہیں جو ہندسہ اخلاق کا اسماء موصوفہ کے بالائی ہندسہ سے ملتا ہو سمجھ لو کہ یہ خلق اس اسم سے ماخوذ ہے":۔

۱۔ بجز ذات پاک کے کسی کی طرف التفات نہ کرے۔

۲۔ بندگانِ خدا پر رحم کرے۔

۳۔ بندگانِ خدا پر رحم کرے۔

۴۔ اپنے نفس پر حکومت رکھے۔

۵۔ ماسوا سے پاک ہو جاوے۔

۶۔ گناہ اور اخلاق ذمیمہ سے سالم رہے۔

۷۔ لوگوں کو اپنی زبان اور ہاتھ سے امن میں رکھے۔

۸۔ اپنے ظاہر اور باطن کو معاصی اور اوصاف ذمیمہ سے محفوظ رکھے۔

۹۔ اپنے نفس پر غالب رہے۔

۱۰۔ کمالات حاصل کرکے اپنا جبر نقصان کرے۔

www.abulhasanalinadwi.org

۱۱۔ دنیا و مافیہا کو حقیر سمجھے۔

۱۲۔ اپنے نفس میں کمالات اور علومِ حقّہ پیدا کرے۔

۱۳۔ اپنے نفس میں کمالات اور علومِ حقّہ پیدا کرے۔

۱۴۔ اپنے نفس میں کمالات اور علومِ حقّہ پیدا کرے۔

۱۵۔ لوگوں کی لغزشیں معاف کرتا رہے۔

۱۶۔ نفس و شیطان کو مقہور رکھے۔

۱۷۔ جان و مال اللہ کی راہ میں بے دریغ خرچ کرے۔

۱۸۔ اپنے اہل و عیال اور طالبین کو نان و نفقہ و علوم دیتا رہے۔

۱۹۔ علم اور نفع کا دروازہ بند نہ کرے۔ نزاع و تکرار والوں کا فیصلہ کر دیا کرے۔

۲۰۔ علم نافع حاصل کرے۔

۲۱۔ جب نفس سرکشی کرنے لگے اس پر تنگی کرے۔

۲۲۔ جب وہ سیدھا ہو جاوے فراخی کرے۔

۲۳۔ ناحق کو پست۔

۲۴۔ حق کو بلند رکھے۔

۲۵۔ نیکوں کو معزّز۔

۲۶۔ اور بدوں کو ذلیل رکھے۔

۲۷۔ اچھی باتیں سُنے۔

۲۸۔ مشروع چیزوں کو دیکھے۔

۲۹۔ اپنا اور دوسروں کا فیصلہ کرتا رہے۔

www.abulhasanalinadwi.org

۳۰۔ عدل و استقامت کی رعایت رکھے۔

۳۱۔ نرمی اختیار کرے۔

۳۲۔ نفس کی چالوں پر نظر رکھے۔

۳۳۔ بُرد باری اختیار کرے۔

۳۴۔ طلبِ دین میں بڑی ہمت رکھے۔

۳۵۔ لوگوں کی خطائیں معاف کردے۔

۳۶۔ نعمت پر شکر ادا کرے۔

۳۷۔ اہلِ دنیا کے روبرو لپست نہ ہو۔

۳۸۔ اہلِ دنیا کے روبرو پست نہ ہو۔

۳۹۔ حدود شرع کی محافظت رکھے۔

۴۰۔ بھوکھوں کو کھلائے۔

۴۱۔ لوگوں کے حوائج میں کھڑا ہو جائے اپنے نفس کا حساب کرتا رہے۔

۴۲۔ صفات کمال سے اپنے اندر بزرگی پیدا کرے۔

۴۳۔ صفات کرم اختیار کرے۔

۴۴۔ نفس و شیطان کی دیکھ بھال رکھے کہ غالب نہ ہونے پاویں۔

۴۵۔ احکام الٰہیہ قبول کرے۔

۴۶۔ لوگوں پر معاملات میں تنگی نہ کرے۔

۴۷۔ حکمت کی باتیں حاصل کرے۔

۴۸۔ دینداروں سے محبت رکھے۔

www.abulhasanalinadwi.org

۴۹۔ اخلاق درست کر کے بزرگی حاصل کرے۔

۵۰۔ اپنے قلب کو زندہ کرے۔

۵۱۔ امور خیر میں حاضر رہے۔

۵۲۔ امر حق میں کوشش کرے۔

۵۳۔ لوگوں کے کام بنادیا کرے۔

۵۴۔ دین میں قوی اور مضبوط رہے۔

۵۵۔ دین میں قوی اور مضبوط رہے۔

۵۶۔ دین کی حمایت کرے۔

۵۷۔ تعریف کے قابل بنے۔

۵۸۔ اپنے اعمال یاد رکھے۔

۵۹۔ نیک کام میں ابتدا کرے۔

۶۰۔ نیک کام بار بار کرتا رہے۔

۶۱۔ اپنے قلب کو زندہ۔ اور

۶۲۔ نفس کو مُردہ بناوے۔

۶۳۔ حیاتِ ابدی حاصل کرے۔

۶۴۔ طاعات میں قائم رہے۔

۶۵۔ ماسوا اللہ سے غنی رہے۔

۶۶۔ تحصیلِ کمالات سے بزرگی حاصل کرے۔

۶۷۔ کمالاتِ عبودیت میں یکتا اور یگانہ ہو جاوے۔

www.abulhasanalinadwi.org

۶۸۔ کمالاتِ عبودیت میں یکتا اور یگانہ ہو جاوے۔

۶۹۔ کمالاتِ دینیہ میں مرجعِ خلق بنے۔

۷۰۔ نفسانی خواہشوں میں قابو یافتہ رہے۔

۷۱۔ نفسانی خواہشوں میں قابو یافتہ رہے۔

۷۲۔ طاعات میں بڑھا رہے۔

۷۳۔ معاصی سے ہٹا رہے۔

۷۴۔ دین میں سب سے آگے — اور

۷۵۔ دنیا میں سب سے پیچھے رہے۔

۷۶۔ اپنے ظاہر کو شریعت سے آراستہ — اور

۷۷۔ باطن کو حقیقت سے پیراستہ رکھے۔

۷۸۔ اپنے نفس کا مالک رہے۔

۷۹۔ نفس و شیطان پر چڑھا رہے۔

۸۰۔ مخلوق کے ساتھ احسان کرتا رہے۔

۸۱۔ لوگوں کے عذر قبول کر لیا کرے۔

۸۲۔ اللہ تعالیٰ کے لئے بدلہ لینے میں رعایت نہ کرے۔

۸۳۔ لوگوں کی خطائیں عفو کرتا رہے۔

۸۴۔ لوگوں پر مہربان رہے۔

۸۵۔ اپنے ملکِ وجود پر حکمران رہے اہلِ دین کا اجلال و اکرام کرتا رہے۔

۸۶۔ انصاف کرتا رہے۔

www.abulhasanalinadwi.org

۸۷۔ کمالاتِ علمیہ و عملیہ کو جمع کرے۔

۸۸۔ خود اہلِ دنیا سے غنی رہے۔

۸۹۔ اہلِ حاجت کو غنی کردے۔

۹۰۔ غیر مشروع موقع پر داد و دہش نہ کرے۔

۹۱۔ دشمنانِ دین کو ضرر ــــ اور

۹۲۔ مطیعانِ حق کو نفع پہونچاوے۔

۹۳۔ نورِ ایمان و معرفت حاصل کرے۔

۹۴۔ اہلِ ضلالت و جہالت کو ہدایت کرتا رہے۔

۹۵۔ نیک راہیں نکالتا رہے اطاعت میں بے نظیر بن جاوے۔

۹۶۔ ایسا عمل کرے جس کا نفع بعد موت بھی باقی رہے۔

۹۷۔ علوم دین میں انبیاء سے میراث حاصل کرے۔

۹۸۔ مصلحت کی باتیں لوگوں کو بتلاتا رہے۔

۹۹۔ شدائد میں تحمّل رکھے۔

****

صحیحین کی روایت ہے " مَنْ اَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ "
یعنی جس نے ان کو (اسماءِ حُسنیٰ) (اعتقاد میں، حافظہ میں اور عمل میں) جمع کرلیا وہ جنّت میں داخل ہوگا۔

****

www.abulhasanalinadwi.org

قرآن مجید میں سرسری نظر کرنے سے سات قسم کی فضیلتیں ان کلمات کی ثابت ہوتی ہیں:۔

۱۔ بہت سی آیات میں اللہ تعالیٰ نے خود اپنی تسبیح و تحمید و تکبیر فرمائی۔

۲۔ حضرات انبیاءؑ کی تسبیح وغیرہ کی خبر دی۔

۳۔ حضرات ملائکہؑ کی تسبیح وغیرہ کی خبر دی۔

۴۔ اہلِ جنّت اور اہلِ محشر کی تسبیح وغیرہ کی خبر دی۔

۵۔ عام مخلوقات آسمان و زمین، جبال وطیور اور جو کچھ درمیان زمین و آسمان کے موجودات ہیں ان کی تسبیح وغیرہ کی خبر دی۔

۶۔ تسبیح و تحمید کرنے والے کی تعریف فرمائی۔

۷۔ تسبیح و تحمید و تکبیر کرنے کا اپنے خاص و عام بندوں کو حکم فرمایا۔"

انسانی معاشرہ میں اگر ان اخلاق کی کارفرمائی ہو تو ہر کنبہ اور معاشرہ جنّت کدہ بن سکتا ہے۔ ہر زمانے اور بالخصوص مادّیت کے اس دور میں ہزارہا انسانی مسائل کا حل اسماءِ حُسنیٰ اور ان سے تخلّقِ اخلاق میں مضمر ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے اسماءِ مبارکہ کے فیوض و برکات، انوار و اسرار، اخلاق و آثار نصیب فرمائے۔ آمین۔

****

www.abulhasanalinadwi.org